فون نمبر ۴۹۔ تار کا پتہ۔ ڈیلی الفضل ربوہ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ · REGD. NO. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

روزنامہ — بجز یک شنبہ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے
۲۴ ربیع الاول ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "
بیرون پاکستان
سالانہ ۴۵ "

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۶ ظہور ۱۳۴۱ھش | ۲۶ اگست ۱۹۶۲ء | نمبر ۱۹۷

ارشادات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی پاکی اور پاک زندگی حاصل کرنیکے تین طریق

تدبیر اور مجاہدہ - اللہ تعالےٰ کے حضور دعا - صحبت کاملین اور صالحین

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کر کے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو۔ اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے۔ اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے۔ اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کردے اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے۔ اور چاہیئے کہ اسی طرح دعائیں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کردے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے۔ کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعا ہی سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے کیونکہ ایک چراغ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے۔ غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں جن کے اجتماع سے آخرکار فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔" (لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۵ اگست۔ کل یہاں مورخہ ۲۴ اگست کو نماز جمعہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں سورۃ الفتح کی آخری آیت محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم تراھم رکعا سجدا یبتغون فضلا من اللّٰہ ورضوانا الخ کی نہایت لطیف تفسیر بیان کرکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت ارفع و اعلیٰ شان اور آپ کے بلند و بالا مقام پر روشنی ڈالی اور احباب جماعت کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں تعلق باللہ، ذاتی اعمال، اور جماعتی کردار سے متعلق ان کی اہم ذمہ داریوں اور فرائض کی طرف توجہ دلائی۔

ربوہ کا موسم:۔ ربوہ ۲۵ اگست گزشتہ ہفتہ کی بارش کے بعد اب یہاں گرمی پھر شدت پکڑ گئی ہے گو نصف حصہ شب میں روزانہ خنک ہو جاتی ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب۔ نخلہ

نخلہ ۲۴ اگست بوقت دس بجے صبح

کل حضور کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت بھی طبیعت بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب لاہور سے ربوہ تشریف لے آئے

ربوہ ۲۵ اگست۔ حضرت سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب گزشتہ رات ۱۱½ بجے ماڑی انڈس ایکسپریس کے ذریعہ ربوہ واپس تشریف لے آئے۔

آپ کی عام طبیعت بفضلہ تعالےٰ بہتر ہے لیکن کمزوری ابھی زیادہ ہے۔ ڈاکٹروں کی ہدایت کے مطابق ربوہ میں علاج جاری رہے گا۔ احباب جماعت التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت شاہ صاحب موصوف کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین

ایک احمدی بچی کی نمایاں کامیابی

ایم ایس سی (فزکس) میں یونیورسٹی بھر میں اول آئی

یہ خبر جماعت میں مسرت سے سنی جائیگی کہ عزیزہ طاہرہ نسرین بنت مرزا شاد احمد صاحب فاروقی نے اس سال پشاور یونیورسٹی سے ایم ایس سی (فزکس) کا فائنل امتحان ۶۴۷ نمبر لے کر پاس کیا ہے۔ عزیزہ موصوفہ نے نہ صرف یونیورسٹی میں اول پوزیشن حاصل کی۔ بلکہ اس مضمون میں نیا ریکارڈ بھی قائم کیا۔ الحمد للہ۔ واضح رہے کہ اسی بچی نے سال ۱۹۶۰ء میں بی ایس سی کے امتحان میں نیا ریکارڈ قائم کر کے سنہری تمغہ حاصل کیا تھا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس کامیابی کو سلسلہ عالیہ احمدیہ اور بچی اور اس کے خاندان کے لئے باعث عزت اور خیر و برکت بنائے۔ آمین

چراغ الدین مرزا۔ سلسلہ پشاور شہر

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر۔ ایم اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۶ر اگست ۶۲ء

وجود باریتعالیٰ کا ثبوت

اللہ تعالیٰ کے وجود کے منکر شروع ہی سے چلے آئے ہیں اور شاید ہی کوئی ایسا زمانہ آیا ہو جب وجود باری تعالیٰ کے منکروں سے دنیا خالی رہی ہو۔ ازمنہ وسطیٰ میں یورپ میں مادی ترقی کے ساتھ ساتھ الحاد یا وجود باری تعالیٰ کے انکار کا نظریہ بھی ترقی کرتا چلا آیا ہے اور یورپ میں علماء کہلانے والے ایسے لوگوں کی کافی تعداد پائی جاتی ہے جو انسانی زندگی کا اوڑھنا بچھونا صرف مادیات کو سمجھتے ہیں اور کسی مافوق الطبعیات ہستی کے منکر ہیں۔

اگرچہ پہلے بھی ایسے ممالک میں جہاں فلسفہ وغیرہ کا زور رہا ہے مثلاً یونان۔ مصر اور ہندوستان الحاد کسی نہ کسی حد تک منظم صورت اختیار کرتا رہا ہے۔ مگر موجودہ زمانہ میں اس نے ایک عظیم منظم صورت اختیار کر لی ہے اور الحاد کی بنیاد پر ایک ایسی آئیڈیالوجی نشوونما پا رہی ہے جس سے تقریباً تمام دنیا کے انسان متاثر ہو رہے ہیں۔

اگرچہ جمہوری ممالک میں بھی الحاد کی نشوونما جاری ہے لیکن کمیونسٹ ممالک میں تو آئیڈیالوجی کا مدار ہی انکار خدا پر رکھا گیا ہے۔ اس نظریہ کا موجد مارکس ہے اور یہ تعجب خیز ہے کہ مارکس کا خاندان یہودی ہے اور اس طرح اس بات کی تصدیق بھی ہو جاتی ہے کہ یہودیوں کے بعض فرقے قیامت کے منکر ہیں۔ اور آج آزاد مفکرین (Free Thinkers) میں سے یہودیوں کی تعداد سب سے زیادہ ہے اور نہ صرف یہودی دنیا کی مالیات پر قابض ہیں بلکہ الحاد کے بھی سب سے بڑھ کر علمبردار یہودی ہی ہیں۔ اکثر بڑے بڑے سائنسدان اور فلسفی بھی جو یورپ میں پیدا ہوئے ہیں اکثر یہودی نسل سے ہیں اور بعض احادیث میں بھی امام مہدی علیہ السلام کے یہودیوں سے آخری مقابلہ کا جو ذکر پایا جاتا ہے اس کا مطلب بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ عیسائیوں کے ساتھ یہودی بھی الحاد کے علمبردار ہوں گے اور دجال کے پیرو ہوں گے۔

پہلے الحاد کے پاس صرف نظری اصول ہوتے تھے اور خیالی فلسفہ سے ملحدین اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکار پر دلائل لاتے تھے مگر مادی ترقی کے ساتھ ساتھ اس خیالی فلسفہ نے مشاہداتی اور تجرباتی صورت اختیار کر لی ہے آج کا ملحد صرف نظری دلائل ہی سے دنیا کو گمراہ نہیں کرتا بلکہ سائنسی ترقیوں کی چمک دکھا کر گمراہ کرتا ہے اور کمیونزم کا یہی سب سے بڑا ہتھیار ہے جس سے وہ ہر ملک کے عوام کو متاثر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس بات کو سمجھنے کے لئے ایک مضمون کا ایک حوالہ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے جو "مارکسی تثلیث" کے زیر عنوان ترجمان القرآن لاہور میں شائع ہوا ہے:۔

"مارکس عینیت (IDIALISM) کے برعکس جو دنیا کو ایک "تصور مطلق" یا "روح عالم" یا "شعور" کا مظہر قرار دیتا ہے مارکسی جدلیت کا نظریہ یہ ہے کہ دنیا (کسی تصور مطلق یا روح عالم کے تصور یا شعور کے سانچے میں ڈھلا ہوا مادی پیکر نہیں، بلکہ) فی نفسہ

۱۔ اپنے جوہر، اپنی روح اور حقیقت کے لحاظ سے مادی ہے۔

۲۔ اس کے بے شمار مظاہر اصل میں مادہ کی حرکت ہی کی مختلف شکلیں ہیں۔

۳۔ ان مختلف مظاہر کا آپس میں ربط اور ایک دوسرے پر انحصار مادہ کے ارتقاء کا نتیجہ ہے جس کے مطابق دنیا ارتقاء کی منزلیں طے کر رہی ہے لہذا یہ کسی روح مطلق کی محتاج نہیں ہے۔" (ترجمان القرآن اگست ۶۲ء)

اس مختصر عبارت سے ہم جو دکھانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آج دنیا میں منظم طور پر تجرباتی اور مشاہداتی دلائل سے اللہ تعالیٰ کے وجود کے انکار کو دنیا کے دلوں میں نفوذ کیا جا رہا ہے اور چونکہ اسکی بنیاد مادیاتی مظاہر پر ہے جو حواس خمسہ سے محسوس کئے جا سکتے ہیں اس لئے آج کا سائنسی انسان اس پھندے میں فوراً پھنس جاتا ہے۔

اس کے مقابلہ میں دین کی بنیاد "غیب" یعنی مابعد الطبعیات حقائق پر ہے اس میں کوئی شبہ نہیں کہ سائنسدانوں نے اعتراف کر لیا ہے کہ اس کائنات میں ایسے حقائق ہیں جو انسانی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ مگر جن کو تجربہ اور مشاہدہ سے ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ آج بڑے بڑے سائنسدان اس بات کے قائل ہیں کہ طبعیات میں بعض ایسے مقامات آتے ہیں جن کا ثبوت عقل مہیا نہیں کر سکتی۔ یہ درست ہے لیکن مابعد الطبعیاتی حقائق کے وجود کا یہ ایک منفی پہلو ہے اسلئے یہ "غیب" پر ایمان کی بنیاد نہیں بن سکتا دین جس کی آخری صورت آج "اسلام" میں موجود ہے محض منفی بنیاد پر قائم نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جب تک "مادی یقین" کے مقابلہ میں غیب پر "حق الیقین" پیدا نہ ہو انسان کو مادی دنیا کو چھوڑ کر توحید باری تعالیٰ اور معاد پر ایمان لانے کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسا ایمان ایک کچے تاگے کی مثال ہے جو ذرا سی کھچاوٹ سے ٹوٹ جاتا ہے اور دھجیاں بن کر ہوا میں اڑ جاتا ہے یہاں عوام کے ایمان کا ذکر نہیں لیکن آج ایک سائنسدان دنیا سے مذہب کا مقابلہ ہے۔ انسانی دماغ تجربہ اور مشاہدہ کا عادی ہو چکا ہے۔ ظاہر حواس کے محسوسات کا جو اثر ہے وہ ہر زمانے میں ثابت ہے یہاں تک کہ عوام کو بہلانے کے لئے "بت پرستی" کو اختیار کیا گیا۔

خوگر پیکر محسوس تھی انساں کی نظر
مانتا پھر کوئی ان دیکھے خدا کو کیونکر

کیا یہ حیرت ناک نہیں ہے کہ آج مغربی بت پرستانہ عیسائیت سے بھی کہیں بڑھ کر یہودی الحاد کا علمبردار ہے۔ وہ قوم جسکی تاریخ "خدا پرستی" کا شاہکار ہے جس میں انبیاء علیہم السلام کثرت کے ساتھ پیدا ہوئے آج یہی قوم تجرباتی اور سائنسی مادہ پرستی کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اور معاد کی سب سے بڑی منکر ہے ہمہ شما کا تو ذکر ہی کیا ہے

کیا ایسی دنیا میں "ان دیکھے خدا تعالیٰ" کو منوانا کوئی آسان بات ہے۔ آج دنیا کے تمام ادیان سائنس کے تجرباتی اور مشاہداتی حملہ کے سامنے سرنگوں ہو چکے ہیں۔ پھر آج دنیا کو اس تباہی سے کون بچا سکتا ہے؟ ہمارا دعویٰ ہے کہ آج دنیا کو صرف اسلام ہی بچا سکتا ہے مگر کونسا اسلام؟ وہ اسلام جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیش کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ آج سوا جماعت احمدیہ کے جو اسلام خود مسلمان اہل علم حضرات بھی پیش کر رہے ہیں وہ خود ساختہ اسلام تجرباتی اور مشاہداتی سائنس کے سامنے ایک پل بھی نہیں ٹھہر سکتا۔ کیونکہ آج نہ صرف دوسرے قدیم ادیان والے بلکہ مسلمان اہل علم حضرات کی اکثریت بھی اس بات کی قائل ہو گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ آج کسی سے کلام نہیں کرتا۔ حالانکہ سائنسی دلائل کے مقابلہ میں صرف یہی ایک ثبوت ہے جو "غیب" پر ایمان رکھنے والے پیش کر سکتے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"فرمایا:۔ افسوس ان لوگوں نے اسلام کو بدنام کیا ہے جس بات کو سمجھتے نہیں۔ اس میں یورپ کے فلاسفروں کی چند بے معنی کتابیں پڑھ کر دخل دیتے ہیں۔ معجزات اور مکالمات الٰہیہ ہی ایسی چیزیں ہیں جن کا

(باقی دیکھیں صفحہ پر)

ایک ذرہ تباہ کر نہ سکا

شیخ خود بیں گناہ کر نہ سکا
مغفرت سے نباہ کر نہ سکا
لاکھ مُنہ سے پکارا "الا اللہ"
دل سے پر "لا الٰہ" کر نہ سکا
خواہ چنگیز ہو ہلاکو ہو
ایک ذرہ تباہ کر نہ سکا
کر گیا کام جو گدا تیرا
وہ کوئی بادشاہ کر نہ سکا
کس گھٹن کی ہے زندگی تنویر
شانِ حق پر بھی "واہ" کر نہ سکا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا جدید علم کلام اور اس کے وسیع اثرات

از مکرم نعیم احمد صاحب ناصر

۸

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے پیشتر اکثر مسلمان یہ سمجھے بیٹھے تھے کہ اسلام کا غلبہ اور ترقی محال ہے۔ مولانا حالی نے اس مایوسی کا اظہار ان الفاظ میں کیا ہے۔

اُترنے نہ کوئی مدسے ہر جزر کے بعد
دریا کا جو ہمارے اترنا دیکھے

آپ نے قرآن پاک کو ہاتھ میں لیا اور بآواز بلند یہ خوشخبری قوم کو سنائی۔

"نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول نہیں مگر محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم۔ نجات یافتہ کون ہے؟ وہ جو یقین رکھتا ہے جو خدا سچ ہے اور محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اس میں اور تمام مخلوق میں درمیانی شفیع ہیں اور آسمان کے نیچے نہ اس کے ہم مرتبہ کوئی رسول ہے اور نہ قرآن کے ہم مرتبہ کوئی اور کتاب" (کشتی نوح صفحہ ۱۴)

آپ کے ان ارشادات کے بعد آج جہاں قوم میں فہم و تدبر کا ملکہ پیدا ہو رہا ہے۔ وہاں دوسری طرف قرآن پاک کی بلند شان کا بھی اظہار کیا جا رہا ہے۔

جناب مرتضےٰ احمد خان صاحب لکھتے ہیں

"ان ہی انسانوں کو لیجئے اور ان پر حیات انسانی کے مختلف شعبوں میں انسان کی تمدنی و معاشرتی ضروریات اور اس کی سیاسی و اجتماعی زندگی اس کی انفرادی اور ذاتی سیرت کی صالحات و منہیات۔ اس کی ممکنات مضمر کے نشوو ارتقا غرض جس پہلو سے ممکن ہو ان پر غور کیجئے تو معلوم ہو جائے گا کہ اللہ تعالےٰ نے ان داستانوں کے بیان کرنے میں انسانوں کے لئے دائمی راہ نمائی اور عبرت آموزی کے کیسے کیسے سامان فراہم کر دیئے ہیں۔ قرآن کریم کا فیضان حکایات کے اندر محدود نہیں۔ اور نہ زمان اور وقت کے ساتھ مختص ہے۔"

(الہامی افسانے صفحہ ۹ و صفحہ ۱۰)

اسی طرح مرزا عبد الحمید صاحب ایم۔ اے فرماتے ہیں:۔

"قرآن کریم کے متعلق مسلمانوں کا دعوےٰ ہے اور یہ دعوےٰ خود قرآن عزیز پر ہی مبنی ہے کہ خدائے حی و قیوم کی یہ زندہ اور پائندہ کتاب ایک مکمل دستور العمل ایک بہترین ضابطہ حیات ہے جو مسلمانوں کی زندگی کے ہر شعبہ میں ان کے لئے خضر راہ ہے۔ مسلمانوں کی تو زندگی ہی اس میں تھی کہ وہ ہر ایک قدم اٹھانے سے پیشتر اس امر کا جائزہ لے کر وہ اپنا قدم اسی جادہ مستقیم پر لئے جا رہا ہے۔ جسے قرآن عزیز نے دنیا اور آخرت کی سرفرازیاں حاصل کرنے کا واحد ذریعہ قرار دیا ہے" (تعلیمات قرآن حصہ دوم صفحہ ۳)

اسی طرح حافظ محمد اسلم صاحب جیراج پوری فرماتے ہیں۔

"علاوہ بریں قرآن نے موسوی اور عیسوی بلکہ تمام سابقہ شریعتوں کو منسوخ کر دیا۔ اور اس کی تعلیمات کتب مقدسہ اور دیگر مذاہب کی کتابوں سے بدرجہا پاکیزہ مکمل انسانی ضروریات کو پورا کرنے والی ہیں۔ پھر ایسی صورت میں جبکہ اس کے مقابلہ میں نہ صرف انسانی تعلیمات بے حقیقت بلکہ خود الہامی کتب پر بھی اس نے خط نسخ پھیر دیا۔" (تاریخ القرآن مکتبہ جامعہ نئی دہلی صفحہ ۱۳)

علامہ اقبال فرماتے ہیں:۔

آں کتاب زندہ قرآن حکیم
حکمت او لایزال است و قدیم
نسخۂ اسرار تکوین حیات
بے ثبات از قوتش گیرد ثبات
نوع انسان را پیام آخریں
حامل او رحمۃ للعالمین"

غرض آج جہاں مسلمان قرآن پاک کو زندہ اور پائندہ کتاب سمجھ رہے ہیں۔ وہاں آج مایوسی کے بادل بھی ان کے نزدیک چھٹتے جا رہے ہیں۔ اور نہایت مایوسی کے بعد اب انہیں امید کی جھلک دکھائی دے رہی ہے۔ اور وہ یہ سمجھ رہے ہیں کہ قرآن پاک کا غلبہ ہو کر رہے گا۔

جناب حافظ محمد اسلم صاحب جیراج پوری "تاریخ القرآن" کے خاتمہ پر ایک نظم لکھتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کہ آج اگرچہ مسلمان حق سے بیگانہ ہو کر قرآن پاک کو ترک کر رہے ہیں۔ لیکن عنقریب وہ وقت آ رہا ہے۔ جبکہ قرآن پاک کی تعلیم سے سارا جہاں نور سے معمور ہو کر قرآنی تعلیم سے منور ہو جائے گا۔

اسی طرح ایک بہت بڑا اثر آپ کی کتب کا یہ ہوا کہ آپ نے غیر مذاہب کو شکست دینے کے لئے جو طریق بحث اختیار کیا تھا۔ آج مخالف بھی اس کو اپنا رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن پاک کو زندہ کتاب ثابت کرنے کے لئے دیگر مذاہب کے مقابلہ میں قرآن پاک کی بہترین تعلیم کو پیش کیا تھا۔ موجودہ متکلمین میں سے سید سلیمان صاحب ندوی اور مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔ جناب سید سلیمان صاحب ندوی کی مشہور کتاب سیرۃ النبیؐ میں جگہ جگہ آپ کو آپ کے علم کلام کی جھلک نظر آئے گی۔

الہامی کتاب جو دعویٰ کرے اس کی دلیل بھی دے

پھر علم کلام میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک اضافہ کیا جس کی نظیر نہیں ملتی وہ یہ کہ الہامی کتاب وہ ہونی چاہیئے۔ جو خود دعوےٰ کرے اور خود ہی دلیل بھی دے۔ یہ نہیں کہ ایک دعوےٰ تو کتاب میں موجود ہو اور اس کے دلائل کتاب کے ماننے والے دیں۔ اس کے مقابلہ میں دنیا کا کوئی مذہب قرآن کے مقابلہ میں ٹھہر نہیں سکتا۔ اس بات سے بھی ہمارے مخالفین نے فائدہ اٹھایا ہے۔ اور تو اور ثناء اللہ صاحب جیسے مخالف نے بھی اپنے رسالہ جس کا نام الہامی کتاب ہے کے صفحہ ۳ پر لکھا ہے۔

"الہامی کتاب کے لئے میرے نزدیک ضروری ہے بلکہ اہل الرائے کے نزدیک ضروری ہے۔ کہ جس کتاب کو ہم الہامی کہیں اس نے خود بھی دعوےٰ کیا ہو اس کے لانے والے یا دوسرے لفظوں میں ملہم کے حالات معلوم ہوں۔ پس کون نہیں جانتا کہ جب تک مدعی دعویٰ نہ کرے گواہ کسی کام کا نہیں۔"

(الہامی کتاب صفحہ ۳)

پھر صفحہ ۱۳ پر لکھتے ہیں:

"قرآن وید اور بائیبل کی طرح چپ نہیں کہ معتقدین بقول شخصے پیراں نمے پرند مریداں مے پرانند"

اس کے علاوہ اور بہت سے علماء نے بھی اس اصول کو اخذ کر کے غیر مذاہب کے مقابلہ میں کافی فائدہ اٹھایا ہے۔

تحریکِ وصیت

از سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بعض خفیف خفیف امتحان بھی رکھے ہوئے تھے۔ جیسا کہ یہ بھی دستور تھا کہ کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کسی قسم کا مشورہ نہ لے جب تک پہلے نذرانہ داخل نہ کرے۔ پس اس میں بھی منافقوں کے لئے ابتلاء تھا۔ ہم خود محسوس کرتے ہیں کہ اس وقت کے امتحان سے بھی اعلیٰ درجہ کے مخلص جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے۔ دوسرے لوگوں سے ممتاز ہو جائیں گے اور ثابت ہو جائے گا کہ بیعت کا اقرار انہوں نے پورا کر کے دکھلایا۔ اور اپنا صدق ظاہر کر دیا۔ بے شک یہ انتظام منافقوں پر بہت گراں گزرے گا۔ اور اس سے ان کی پردہ دری ہوگی۔ اور بعد موت وہ مرد ہوں یا عورت اس قبرستان میں ہرگز دفن نہیں ہو سکیں گے۔ فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا۔ لیکن اس کام میں سبقت دکھلانے والے راستبازوں میں شمار کئے جائیں گے۔ اور ابد تک خدا تعالےٰ کی ان پر رحمتیں ہوں گی۔"

(مرسلہ سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

عقیدہ نسخ فی القرآن میں تبدیلی

قرآن پاک کے مخفی حقائق و معارف جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیان فرمائے ہیں ان میں سے آپ نے اس نظریہ کو پیش فرمایا کہ قرآن پاک کی کوئی آیت منسوخ نہیں اور نہ ہی قیامت تک اس کے احکام میں کچھ تغیر و تبدل ہو سکتا ہے۔

حضرت اقدس کا بہت بڑا علمی کارنامہ یہ ہے کہ آپ نے ضروریات زمانہ کے حل کی تلاش کے لئے نہ صرف مسلمانوں کی قرآن پاک کی طرف راہنمائی کی بلکہ آپ نے ان میں تفحص و تفکر کا مادہ بھی پیدا کر دیا ہے آج کا مفسر یہ کہہ رہا ہے کہ نسخ فی القرآن کو ضروریات دین میں شامل کرنا ضروری نہیں اور نہ ہی اس سے انکار کرنے والا ارکان اسلامی کی خلاف ورزی کرنیوالا قرار دیا جا سکتا ہے۔

چنانچہ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جن کی تمام عمر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مخالفت میں گذری ان کو بھی جب آریوں اور عیسائیوں سے واسطہ پڑتا تو وہ بھی حضرت اقدس کے پیش کردہ علوم قرآنی سے استفادہ کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔

آپ دھرم پال کے مشہور رسالہ "ترک اسلام" کے جواب میں فرماتے ہیں:۔

"نسخ کے متعلق تفسیر ثنائی جلد اول یا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کا رسالہ الفوز الکبیر مطالعہ کرو پھر دکھلاؤ کہ قرآن مجید میں کتنی آیات منسوخ ہیں اور کیوں۔ یہ اگر کوئی کہہ دے کہ قرآن مجید میں کوئی آیت منسوخ نہیں تو آپ نسخ کا کیا ثبوت دیں گے۔"

(ترک اسلام ص۱۹۲)

پھر تفسیر ثنائی میں لکھتے ہیں:۔

"بعض مفسرین نسخ بتلانے میں ذرا جلدی بھی کر جاتے ہیں سو جس نے آیات منسوخہ کی صحیح تعداد اور ان کے متعلق محققانہ بحث دیکھنی ہو وہ رسالہ فوز الکبیر کا مطالعہ کرے تمام تلاش میں شاید ایک دو آیتیں بھی بمشکل منسوخ ملیں گی۔"

(تفسیر ثنائی ص۱۳۳)

محمد اسلم صاحب راجپوری کی رائے

آپ فرماتے ہیں:۔

"حقیقت یہ ہے کہ ان آیات کے متعلق جن کو لوگوں نے منسوخ الحکم قرار دیا ہے۔ جس طرح ہم کو یہ یقین ہے کہ یہ قرآن کی احکامی آیتیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو نازل فرمایا اور رسول کے ذریعے ہم کو ملیں تاوقتیکہ اسی طرح کا یقینی علم اس بات کا بھی نہ حاصل ہو جائے کہ یہ آیتیں منسوخ ہو گئی ہیں ہم کیونکر ان کے نسخ کے قائل ہو سکتے ہیں اور خود ان میں باہمی تعارض بھی نہیں ہے کہ جس سے مجبوراً نسخ کا حکم

ماننا پڑے۔" (تاریخ القرآن ص۱۲۲)

علامہ خضری کے نزدیک نسخ کا مفہوم

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف سے عرب علماء بھی متاثر ہوئے ہیں۔ وفات مسیح کے متعلق علماء مصر کا خیال الفضل میں پہلے پیش کیا جا چکا ہے۔ اب میں علامہ خضری کی مشہور تصنیف "تاریخ فقہ اسلامی" سے آپ کے عقیدہ نسخ کے متعلق خیال پیش کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"فقہاء کی اصطلاح میں نسخ کا اطلاق دو معنی پر کیا جاتا ہے۔ اول یہ کہ پہلی عبارت سے جو مفہوم لیا جاتا ہے۔ اس کی متصل عبارت باطل کر دیا جائے۔ دوئم پہلی عبارت کے عموم کو منسوخ کر دیا جائے یا اس کے اطلاق کو مقید کر دیا جائے۔ مثلاً خدا فرماتا ہے:۔

والمطلقت یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء الایۃ کے بعد ارشاد ہوا واذا نکحتم المومنات ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا۔ ان دونوں آیتوں میں پہلی آیت ہے جو مدخولہ اور غیر مدخولہ دونوں قسم کی عورتوں کو شامل ہے لیکن دوسری قسم کی آیت غیر مدخولہ عورتوں کو ایک مخصوص حکم دیتی ہے۔ نسخ کی یہ دوسری قسم بلا اختلاف قرآن مجید میں موجود ہے۔۔۔

البتہ نسخ کی پہلی قسم یعنی قرآن مجید میں ایسی آیت کا ہونا جس کا حکم بالکل باطل کر دیا گیا یا اس کے بجائے موزوں عبارت میں اس کے حکم کی مدت ختم ہو گئی ہو اور وہ بغرض تلاوت قائم رکھی گئی ہو محل نظر ہے۔۔۔۔۔۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ دو صریح متناقض آیتوں کی بنا پر جن میں کسی تاویل کی گنجائش نہ ہو نسخ کی مجبورانہ ضرورت پیش آئے تو ہمارے نزدیک قرآن مجید میں یہ مشکل کوئی ایسی آیت مل سکتی ہے۔" (تاریخ فقہ اسلامی ص۲۴۳ مطبوعہ معارف دار المصنفین بحث نسخ فی القرآن)

ان حوالہ جات سے جو میں نے اوپر درج کئے ہیں یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ اب علماء گذشتہ مفسرین کے عقیدہ نسخ فی القرآن کے غلط مفہوم سے بیزاری کا اظہار کر رہے ہیں اور عوام جو پہلے بات بات پر قرآن مجید کی آیات کو اپنے مفید مطلب نہ پا کر بہت سی آیات کے متعلق جھٹ منسوخ ہو جانے کا حکم لگا دیتے تھے۔ آج وہ بھی کسی آیت کو منسوخ قرار دینے کے لئے غور و فکر اور تامل سے کام لے رہے ہیں اور عام طور پر اس غلط عقیدہ کو درخور اعتناء نہیں سمجھا جاتا ہے۔ اور وہ دن دور نہیں جب ہر مسلمان اس حقیقت کا معترف ہو جائے گا۔

لحم الخنزیر

اسلام اور سکھ مذہب کی رو سے

[redacted]

یہ ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ ہماری روزمرہ کی خوراک ہمارے جسم اور روح پر اثر انداز ہوئے بغیر نہیں رہتی۔ اور ہمارے خیالات اور اعمال کا انحصار بھی بہت حد تک ہماری خوراک پر ہی ہوتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ:

یتھا ان تتھا من

یعنی۔ انسان جس قسم کی خوراک استعمال میں لائے گا۔ اس کے مطابق ہی اس کے من کی حالت ہوگی۔

اسلام نے اس حقیقت کے پیش نظر کھانے پینے سے متعلق جو تعلیم دی ہے۔ اس کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے صاف ستھری اور پاکیزہ اشیاء بطور خوراک استعمال میں لانی ضروری ہیں۔ گلی سڑی۔ گندی اور مضر رساں اشیاء انسانوں کی روحانی اخلاقی اور جسمانی حالت کے لئے بہت نقصان دہ ہیں۔ ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔ چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

فکلوا مما رزقکم اللہ حللا طیبا واشکروا نعمت اللہ ان کنتم ایاہ تعبدون۔

(سورۃ النحل ع ۱۵ پ ۱۴)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی بخشی ہوئی پاکیزہ اور حلال چیزوں کو ہی بطور خوراک استعمال میں لاتے رہو۔ اگر تم اس کے عبادت گذار بندے ہو تو اس کی شکر گذاری بھی کرتے رہو۔

قرآن شریف کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے:

کلوا من الطیبت واعملوا صالحاً۔

(سورۃ المومنون ع ۳ پ ۱۸)

یعنی۔ پاکیزہ اور صاف ستھری چیزیں کھاؤ اور اعمال صالح بجا لاؤ۔

قرآن شریف کی ان دونوں آیتوں سے واضح ہے کہ ہر ایک انسان کے لئے پاکیزہ اور صاف ستھری اشیاء کا بطور خوراک استعمال میں لانا ضروری ہے اور پاکیزہ خوراک کے نتیجہ میں ہی انسان نیک اور صالح بن جاتا ہے اور اس کی عملی زندگی سدھر جاتی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

"گوشت دال وغیرہ سب چیزیں جو پاک ہوں بیشک کھاؤ۔" (اسلامی اصول کی فلاسفی ص۱۱)

جب ہم اس بات کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کرتے ہیں۔ تو یہ واضح ہوتا ہے سکھ مذہب نے بھی اسلام کے پیش کردہ اس اصل کو اپنایا ہے چنانچہ گورو نانک جی نے خوراک سے متعلق جو اصولی تعلیم دی ہے وہ ان کے اپنے الفاظ میں یہ ہے:۔

بابا ہور کھانا خوشی خوار
جت کھادے تن پیڑیئے من میں چلے وکار

(گورو گرنتھ صاحب سری راگ محلہ ا ص۱۶)

یعنی جس خوراک سے انسان کے جسم کو تکلیف اور اسکے دل میں برے خیالات پیدا ہوں۔ اسے ہرگز ہرگز استعمال میں نہ لایا جائے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

بکھ کھانا بکھ پیننا بکھ کے مکھ گر اس
ایتھے دکھ گھو دکھا وتا سویاں نرک نواس

(گورو گرنتھ صاحب محلہ ۵ وار دھنا سری ص۸۸)

یعنی۔ جو لوگ زہریلی خوراک استعمال میں لائیں گے وہ اس دنیا میں بھی دکھ اٹھائیں گے۔ اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا جہنم ہوگا

ایک اور مقام پر یہ لکھا ہے کہ:۔

بکھ کھانا بکھ بولنا بکھ کی کار کمائے
جم در بدھے ماریئے چھوٹس ناہی نائے

(گورو گرنتھ صاحب پربھاتی محلہ ا ص۱۳۳۱)

ولادت

میرے تیسرے بیٹے عزیز شیخ خلیل احمد صاحب رشید مقیم انگلستان کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۸ جولائی ۶۲ء کو پانچویں لڑکی عطا کی ہے۔ نومولودہ شیخ مسعود احمد صاحب رشید ایس ای مرحوم کی پوتی ہے تمام بھائی بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نے نومولودہ کو لمبی صالح اور با اقبال زندگی عطا فرمائے اور اسے ہم سب کے لئے قرۃ العین بنائے۔ آمین

بیگم شیخ مسعود احمد رشید
معرفت شیخ جمیل احمد رشید
کوٹھی نمبر ۱۵ گلبرگ کالونی بی بلاک لاہور

یعنی جن لوگوں کی خوراک زہریلی ہے وہ
جب بولتے ہیں تو زہر ہی اگلتے ہیں ان
سے اعمال بھی زہریلے ہی سرزد ہوتے
ہیں نجات الحق کے ذکر سے ہی ملتی ہے

الغرض گورو گرنتھ صاحب کے مندرجہ بالا اقوال سے واضح ہے کہ جس قسم کی خوراک استعمال میں لائی جائے اسی قسم کے اعمال سرزد ہوتے ہیں۔ زہریلی اور گلی سڑی خوراک سے اپنا پیٹ بھرنے والے لوگ اپنی دینی اور دنیاوی زندگی برباد کرتے ہیں وہ نہ اس دنیا میں کوئی فائدہ اٹھاتے ہیں اور نہ اخروی زندگی میں کوئی حصہ پاتے ہیں اسی بات کے پیش نظر گورو گرنتھ صاحب میں حق حلال چیزیں بطور خوراک استعمال میں لانے کی تلقین کی گئی ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

"حق حلال بخورد کھانا"
(گورو گرنتھ صاحب مارو محلہ ۵ صفحہ ۱۰۸۴)

یعنی تمام انسانوں کو ہمیشہ حق اور حلال
خوراک استعمال میں لانی چاہیئے۔

ایک سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"جیسا اَن ویسا مَن کے اصول کے
مطابق تکلیف دینے والی اشیاء
کھانے سے دل کو ضرور تکلیف ہوگی"
(ترجمہ از سدھرم مارگ صفحہ ۱۲۳)

خالصہ دھرم شاستر میں مرقوم ہے کہ :-

"جس قسم کی خوراک استعمال میں
لائی جائے اسی قسم کی عقل ہوگی"
(ترجمہ از خالصہ دھرم شاستر صفحہ ۱۲۶)

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ :-

"جس قسم کا کوئی شخص کھانا کھائے گا اسی
قسم کی اس کی عقل ہوگی"
(ترجمہ از بجے مکت گرنتھ صفحہ ۲۸۳)

گورو نانک جی نے جنم ساکھی بھائی بالا میں کھانے پینے سے متعلق یہ تعلیم دی ہے کہ :-

"اے میرے من تو سیاہ ہرن کی
مانند ہے اے من تو سن میں تجھے کہتا
ہوں کہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تیرے لئے
منع کیا ہے وہ تو بطور خوراک استعمال
نہ کر اور جو کچھ اللہ تعالیٰ نے تجھے حکم
دیا ہے وہ تو استعمال کر اور اگر اس کا
حکم مان کر اس کی بیان کردہ اشیاء
کھائیگا تو وہ کھانا امرت (زندگی بخش)
ہوگا اور تیرا برا نہ ہوگا اور جو کچھ اللہ
تعالیٰ نے ممنوع قرار دیا ہے وہ اگر کھائیگا
تو مصیبت میں پھنس جائے گا"
(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۲۴۴)

الغرض بنی نوع انسان کا اسی میں فائدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن اشیاء کو بطور خوراک استعمال میں لانے سے روکا ہے ان سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے اور خدا تعالیٰ کی مرضی اور منشا کے خلاف کوئی خوراک نہ کھائی جائے اور جن اشیاء کو اللہ تعالیٰ نے بطور خوراک استعمال میں لانے کی ہدایت فرمائی ہے ان پر ہی اکتفا کیا جائے

اسلام نے صاف ستھری اور حق حلال اشیاء کو بطور خوراک استعمال میں لانے کی اصولی تعلیم دیتے ہوئے اس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ ہر ایک مسلمان بوقت ضرورت بکرے اور بکریاں دنبے اور دنبیاں۔ اونٹ اور اونٹنیاں بیل اور گائے خوراک کے طور پر استعمال میں لا سکتا ہے۔ قرآن شریف سورہ الانعام رکوع ۱۷ پ ۸

اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے نسل انسانی کے بھلے کے لئے بعض چیزوں کو خوراک کے طور پر استعمال میں لانے سے روک دیا ہے ان ممنوعہ اشیاء میں سؤر بھی شامل ہے یعنی اسلام کی مقدس تعلیم کے پیش نظر کوئی بھی مسلمان خنزیر کا گوشت بطور خوراک استعمال میں نہیں لا سکتا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اسے حرام قرار دے دیا ہے چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :-

انما حرم علیکم المیتة
والدم ولحم الخنزیر وما
اھل لغیر اللہ بہ" (سورہ النحل ع ۱۵ پ ۱۴)

یعنی اللہ تعالیٰ نے مردار، خون، سؤر کا گوشت اور اس چیز کو جس پر اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور دیوی دیوتا وغیرہ کا نام لیا جائے مسلمانوں پر حرام کر دیا ہے ان میں سے کوئی چیز اپنی روزمرہ کی خوراک میں شامل نہیں کی جا سکتی۔

جہاں تک سکھ مذہب کی مقدس تعلیم کا تعلق ہے اس میں بھی مردار خون اور غیر اللہ کی طرف منسوب شدہ اشیاء حرام ہی قرار دی گئیں ہیں چنانچہ مردار سے متعلق گورو نانک جی کا یہ واضح ارشاد ہے کہ :-

"گور پیر حامہ تاں بھرے جاں مردار نہ کھائے"
(گورو گرنتھ صاحب راگ ماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۱)

یعنی جو لوگ مردار خوری سے پرہیز کریں گے وہی شفاعت کے حقدار ہوں گے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر دنیا کے پرستاروں کی حالت بیان کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ وہ مردار خوری سے پرہیز نہیں کرتے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

دنیا مردار خور ہتی غافل ہوائے
غیبان حیوان حرام کشتی مردار بخورائے
(گورو گرنتھ صاحب تلنگ محلہ ۵ صفحہ ۷۲۳)

ایک اور سکھ ودوان نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"سکھ مردار جانور دور کر سکتا ہے
لیکن مردار کو کھا نہیں سکتا۔
(ترجمہ از سکھ قانون صفحہ ۱۳۵)

یعنی :-

مردار جانور یا اس کے ساتھ چھوئی
ہوئی اشیاء کا کھانا مکروہ سمجھتا ہے"
(ترجمہ از سکھ قانون صفحہ ۱۳۶)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مردار سے متعلق فرمایا ہے کہ :-

"مردار کھانا بھی اسی لئے شریعت
میں منع ہے کہ مردار بھی کھانے
والے کو اپنے رنگ میں لاتا
ہے اور نیز ظاہری صحت کے
لئے بھی مضر ہے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۶)

خون کی حرمت سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد موجود ہے کہ :-

جے رت لگے کپڑے جامہ ہوئے پلیت
جو رت پیوے مانسا تن کیوں نرمل چیت
(گورو گرنتھ صاحب وار ماجھ شلوک محلہ ۱ صفحہ ۱۴۰)

یعنی خون ناپاک ہے کپڑوں پر لگ جائے تو گندے اور ناپاک ہو جاتے ہیں جو لوگ خون پئیں گے ان کے دل پاکیزہ نہیں ہو سکتے

گورو نانک جی کے اس قول سے خون کی حرمت واضح ہے۔ اسلام نے بھی خون کو نسل انسانی کے لئے مضر خیال کر کے حرام قرار دیا ہے

اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے دیوی دیوتاؤں کے نام پر چڑھائے گئے جانور بھی سکھ دھرم کی رو سے حرام ہیں۔ کوئی سچا سکھ ان کا کھانا جائز نہیں سمجھتا

اسلام نے سؤر کا گوشت حرام قرار دیا ہے اور اس کی وجہ یہ بیان کی ہے کہ وہ ایک نہایت گندہ جانور ہے اور اس کی خوراک بھی گندگی ہی ہے چنانچہ قرآن شریف کا ارشاد ہے

"لحم الخنزیر فانہ رجس"
(سورہ الانعام ع ۱۸ پ ۸)

یعنی سؤر کا گوشت اس لئے حرام قرار دیا گیا ہے کہ وہ ایک نہایت گندہ اور ناپاک جانور ہے۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ علیہ السلام نے سؤر کی حرمت سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :-

"اس بات کا کس کو علم نہیں کہ
یہ جانور اول درجہ کا نجاست خور
اور نیز بے غیرت اور دیوث ہے
اب اس کے حرام ہونے کی وجہ
ظاہر ہے کہ قانون قدرت یہی
چاہتا ہے کہ ایسے پلید اور بد جانور
کے گوشت کا اثر بھی بدن اور روح
پر پلید ہی ہو۔ کیونکہ ہم ثابت
کر چکے ہیں کہ غذاؤں کا بھی انسان
کی روح پر ضرور اثر ہوتا ہے پس
اس میں کیا شک ہے کہ ایسے بد کا
اثر بھی بد ہی پڑے گا جیسا کہ یونانی
طبیبوں نے اسلام سے پہلے ہی
یہ رائے ظاہر کی ہے کہ اس جانور
کا گوشت بالخاصیت حیا کی قوت
کو کم کرتا ہے اور دیوثی کو بڑھاتا
ہے" (اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۲۶)

ایک سکھ ودوان نے خوراک سے متعلق سکھ مذہب کی تعلیم بیان کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :-

"صاف اور ستھری خوراک صحت کے
لئے مفید ہے" (ترجمہ از سکھ قانون صفحہ ۱۱۵)

یعنی سکھ مذہب میں کھانے پینے سے متعلق جہالت اور وہم کے نتیجے میں تسلیم کی گئی پاکی اور ناپاکی اور گناہ اور ثواب نہیں ہے البتہ جسمانی صحت کے پیش نظر ایسی صاف ستھری اور اشیاء کھانے پینے کی اجازت ہے کہ جن سے آسانی سے گزر ہو سکے اور دل ہر وقت اللہ تعالیٰ کا شکر گزار رہے"
(ترجمہ از گورمت پربھاکر ۲۹۶)

گورو نانک جی نے گندی اور ناپاک چیزیں کھانے کے بارہ میں یہ تعلیم دی ہے کہ :-

ال مل کھائی سر چھائی پائی
مورکھ اندھے پت گوائی
(گورو گرنتھ دار آسا شلوک محلہ ۱ صفحہ ۴۶۷)

یعنی جو لوگ گندی غذا کھاتے ہیں وہ بیوقوف ہیں اور اپنی عزت برباد کرتے ہیں۔

(باقی)

مسجد کے لئے بجلی کا پنکھا اور شکریہ

مکرم جناب مستری محمد رمضان صاحب احمد نگر حال لاہور نے احمدیہ مسجد احمد نگر کے لئے نمازیوں کے آرام کی خاطر بجلی کا ایک بڑا پنکھا عنایت فرمایا ہے جزاہ اللہ خیراً۔

جماعت احمدیہ احمد نگر مستری صاحب کی ممنون ہے۔

(ابو العطاء جالندھری صدر جماعت احمد نگر)

تصحیح

الفضل مورخہ ۱۸/۸/۶۲ کے صفحہ ۶ پر ایک وصیت ۳۲۲۹۶ شائع ہوئی ہے اس کا صحیح نمبر ۱۳۲۹۶ ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

داخلہ نیشنل کالج آف آرٹس لاہور

چار سالہ کورسز ۱۔ ڈپلومہ ان فائن آرٹ
۲۔ " " ڈیزائن

پہلے سال فنڈمنٹل کورس۔ ایپٹی ٹیوڈ ٹیسٹ ۱۰/۹/۶۲
ڈرائنگ ۱۱/۹/۶۲

شرائط میٹرک سیکنڈ ڈویژن

ترتیب انتخاب (۱) فرسٹ سیکنڈ ڈویژن ایف ایس سی میٹرک ڈرائنگ۔
(۲) فرسٹ سیکنڈ ڈویژن میٹرک ڈرائنگ۔

مجوزہ فارم میں درخواستیں ۵/۹/۶۲ تک
پراسپکٹس کے لئے ایک روپیہ چوالیس پیسے قیمت اور سینتالیس پیسے محصول ڈاک ارسال ہوں

(پ۔ ٹ ۱۸/۸/۶۲)

ناظر تعلیم ربوہ

درخواست دعا

میری والدہ صاحبہ عرصہ چھ ماہ سے بعارضہ ہائی بلڈ پریشر بیمار ہیں نقاہت بہت زیادہ ہوگئی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے آمین

(عبد القیوم غلام محمد آباد لائل پور)

لجنہ اماء اللہ کا سالانہ اجتماع

۱۹ ـ ۲۰ ـ ۲۱ر اکتوبر ۶۲ء

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کا چھٹا سالانہ اجتماع انشاء اللہ تعالیٰ اس سال دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ میں ہوگا ہر لجنہ کوشش کرے کہ اجتماع میں اس کی نمائندگی ضرور ہو خواہ ایک نمائندہ ہی آئے لیکن آئے۔

چندہ سالانہ اجتماع۔ سالانہ اجتماع کا چندہ لازمی چندہ ہے اور سال میں ایک مرتبہ ۸ر فی ممبر کے سے جمع کرکے ابھی سے بھجوانا چاہیئے خواہ کسی لجنہ کا نمائندہ شامل ہو نہ ہو لیکن چندہ سالانہ اجتماع ارسال کریں۔

شوریٰ۔ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ اماء اللہ کی شوریٰ بھی منعقد ہوگی اس کے لئے مفید تجاویز بھی یں جو یکم ستمبر ۱۹۶۲ء تک پہنچ جانی چاہئیں۔

بجٹ۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ کے بجٹ میں ابھی بہت کمی ہے تمام لجنات سے گزارش ہے کہ چندے بڑھائیں اور جن لجنات کے ذمہ ابھی بقایا جات ہیں وہ بقایا جات کی ادائیگی کردیں یا بجٹ پورا کرلیں گی۔

فضل عمر جونیئر ماڈل سکول کی عمارت کے چندہ کا بجٹ ۲۰۰۰۰ رکھا گیا تھا مگر افسوس ہے کہ ۵۰۰۰ کے قریب چندہ آیا ہے اگر اس چندہ کی آمد کا یہی حال رہا تو ہم بیس سال میں رت نہیں بنوا سکیں گے لجنات اس چندہ کی آمد کی طرف توجہ کریں اور اجتماع سے قبل اپنے وعدہ جات یگی کردیں۔

اس سال بھی سالانہ اجتماع کے موقعہ پر تقریری و تحریری مقابلہ جات ہوں گے ان کی تیاری کرائیں ت اول اور دوم آئیں ان کے نام مرکز میں بھجوائیں مقابلہ جات کے عنوانات پہلے بھجوائے ہیں۔

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن قبل ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی ی اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے شامل ہونے والی بہن کی تعلیم کم از کم ہو تاکہ تقریروں کے نوٹ لے سکے۔

تمام لجنات اپنی سالانہ رپورٹ دس اکتوبر تک بھجوائیں اور رپورٹ ہر شعبہ کے کام کو مدنظر ہوئے لکھیں گزشتہ سال اجتماع پر شعبہ وار نمبروں کی تقسیم کی گئی تھی جس کی تفصیل سالانہ میں درج ہے۔

اجتماع پر آنے والی ممبرات کی تعداد خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے بڑھتی جارہی ہے اتنا برتن مہیا ا ہے ہر ممبر اپنے ہمراہ ایک پلیٹ، پرچ پیالی اور گلاس یا مگ لائیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۴ر اکتوبر تا ۱۸ر اکتوبر ۶۲ء

حسب سابق اس سال بھی سالانہ اجتماع سے ۱۵ دن قبل ایک پندرہ روزہ تربیتی کلاس لگائی ی اس کے لئے ہر لجنہ کو چاہیئے کہ ایک نمائندہ بھجوائے شامل ہونے والی بہن کی علم از کم مڈل تک ہو تاکہ تقریروں کے نوٹ لے سکیں۔

(جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

گورنمنٹ ٹریننگ کالج بہاولپور

کلاس میں داخلے کے لئے درخواستوں کی آخری تاریخ بعد توسیع ۳/۹/۶۲ مقرر ہوئی ہے (پ ٹ ۲۱/۸/۶۲)

پاکستان ایئر فورس میں کمیشن

نے پر تنخواہ ۸۲۵ روپے ماہوار انٹرویو کے لئے آخری تاریخ ۲۰/۹/۶۲
میٹرک فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (سائنس و ریاضی) یا سینیئر کیمبرج (فزکس) عمر ۱/۲/۶۳ کو ۱۶ تا ۲۲ سال
سکتے پی اے ایف کے دفاتر بھرتی کراچی لاہور، چاٹگانگ، ڈھاکہ، راولپنڈی، پشاور، کوئٹہ میں سے ساتھ رابطہ پیدا کریں۔

(ناظر تعلیم ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ساتواں سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا ساتواں سالانہ اجتماع مورخہ ۷، ۸، ۹ ستمبر ۱۹۶۲ء بمقام ملیر منعقد ہو رہا ہے انشاء اللہ تعالیٰ جملہ اراکین خدام الاحمدیہ کراچی و دیگر نواحی مجالس مثلاً ڈرگ روڈ حیدرآباد اور سندھ کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ زیادہ سے زیادہ اس دینی اجتماع میں شامل ہوں اس دفعہ اجتماع میں محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ کی آمد بھی متوقع ہے مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا یہ سالانہ اجتماع بعض اہم خصوصیات رکھتا ہے مثلاً:-

۱۔ اس موقع پر ایک قیمتی مجلہ (SOUVENIR) شائع کیا جاتا ہے جس میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق اہم معلومات بہم پہنچائی جاتی ہیں نیز بزرگان سلسلہ کے قیمتی مضامین و پیغامات شائع کیے جاتے ہیں اس سال کے مجلہ میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب کا اپنا ترتیب کردہ ایک قیمتی مضمون شائع کیا جا رہا ہے جو تحریک جدید کی مساعی جلیلہ پر روشنی ڈالتا ہے نیز بعض نایاب قسم کی تصاویر بھی شائع کی جارہی ہیں۔

۲۔ اردو سمپوزیم کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں ملک کے نامور اہل علم حضرات اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔

۳۔ سول ڈیفنس اور فرسٹ ایڈ کے مظاہرہ کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

۴۔ اردو مشاعرہ بھی اجتماع کی رونق بڑھانے کا موجب ہوتا ہے۔

۵۔ مباحثہ انگریزی کا اہتمام کیا جاتا ہے جس میں کالجوں کے احمدی طلباء بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے ہیں

۶۔ مختلف زبانوں میں سلسلہ کے لٹریچر اور بیرونی ممالک کے مشنوں سے متعلق تصاویر کی نمائش کا انتظام کیا جارہا ہے جس سے خدام میں سلسلہ سے واقفیت پیدا ہوتی ہے۔

نیز علمی و ورزشی مقابلہ جات کے علاوہ قرآن کریم کے ترجمہ اور کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے امتحانات بھی ہر خادم سے لیے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں دعاؤں کا بہترین موقع میسر آتا ہے تہجد کا باقاعدہ انتظام ہوتا ہے

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ کراچی)

نظارت تعلیم کے اعلانات

نشتر میڈیکل کالج ملتان

داخلہ فرسٹ ایئر ایم بی بی ایس کلاس۔ انٹرویو بنا بر قابلیت
شرط۔ الف ایس سی (انٹر سائنس) سیکنڈ ڈویژن (اختیاری مضمون کے نمبر چھوڑ کر)
درخواستیں معہ مصدقہ نقول اسناد ۳۱/۸/۶۲ تک مجوزہ فارم (ڈیکس ٹورول) میں جو دفتر ایڈمنسٹریٹر نشتر میڈیکل کالج سے پراسپکٹس معہ فارم سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ پرنٹنگ پریس ویسٹ پاکستان سے تین روپے علاوہ محصول ڈاک بھیجکر حاصل کریں۔ (پ۔ٹ ۲۲/۸/۶۲)

داخلہ ڈی مونٹ مورنسی کالج آف ڈنٹسٹری لاہور

بی ڈی ایس (بیچلر آف ڈنٹل سرجری) درخواستیں ۱۵/۹/۶۲ تک بشمول مصدقہ نقول اسناد
شرط:- الف ایس سی (میڈیکل گروپ) مستحقین کو مراعات فیس و وظائف محدود گنجائش ہوسکی
پراسپکٹس قیمتی تین روپے تین پیسے بذریعہ ڈاک۔
دو سالہ کورس میڈیکل گریجوایٹس کے لئے نیز پوسٹ گریجوایٹ کورس ڈنٹل گریجوایٹس کے لئے۔
(پ۔ٹ ۲۲/۸/۶۲)

گورنمنٹ کالج آف فزیکل ایجوکیشن والٹن لاہور

داخلہ ۶۳-۶۲ء سینیئر ڈپلومہ کورس ۱۴/۹/۶۲ جونیئر ڈپلومہ کورس ۱۵/۹/۶۲
درخواستیں مجوزہ فارم میں ۴/۹/۶۲ تک فارم دفتر کالج سے۔ (پ۔ٹ ۲۲/۸/۶۲)

سپلیمنٹری امتحان بی اے، بی ایس سی (اولڈ کورس)

۱۶/۱۰/۶۲ کو شروع۔ داخلہ بغیر لیٹ فیس کے ۵/۹/۶۲ تک دفتر یونیورسٹی میں فارم داخلہ دفتر سے (پ۔ٹ ۲۲/۸/۶۲)

(ناظر تعلیم ربوہ)

مددنسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے

حسین شہید سہروردی مسلم لیگ کے کنونشن میں شریک نہیں ہونگے

"اب جمہوری اداروں کی تعمیر نو اور جمہوری اقدار بحال کرانے کی ضرورت ہے"

کراچی ۲۴ر اگست۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے ان خبروں کی تردید کی ہے کہ وہ وسیع تر بنیادوں پر قائم مسلم لیگ میں شامل ہو جائیں گے۔ سابق وزیر اعظم نے یہ بھی کہا ہے کہ میں مسلم لیگ کے کسی کنونشن میں شریک نہیں ہوں گا۔ آپ نے کہا ہے کہ اس وقت جمہوری اداروں کی تعمیر نو اور جمہوری اقدار کی بحالی کی ضرورت ہے۔

سابق وزیر اعظم مسٹر حسین شہید سہروردی نے اخبارات کے نام ایک بیان میں کہا ہے۔ میں اس وقت تک مزید کوئی بیان جاری کرنے کا ارادہ نہیں رکھتا جب تک کہ میں مشرقی پاکستان کا دورہ نہ کر لوں اور وہاں اپنے ساتھیوں سے صلاح مشورہ کے بعد یہاں واپس آ کر اپنے ساتھیوں سے مزید صلاح مشورہ نہ کر لوں۔ نئی مسلم لیگ اور مختلف گروہوں اور پارٹیوں کی جانب سے لیگ کے نام پر حق ملکیت جتانے کی کوششوں پر کوئی تبصرہ کرنا بیجا تھا۔ لیکن اخبارات میں مسلم لیگ کے کسی کنونشن یا اجلاس میں میری شرکت کے امکان کے بارے میں قیاس آرائیاں کر کے جو الجھن پیدا کی جا رہی ہے۔ اس کے پیش نظر میرے لئے سوائے اس کے کوئی اور چارہ کار نہیں رہا کہ میں اپنے بیان میں واضح طور پر اعلان کر دوں کہ میرا اس قسم کی کسی سرگرمی میں شرکت کا قطعی کوئی ارادہ نہیں۔ ملک کو اس وقت اہم مسائل درپیش ہیں اور یہ ان مسائل سے قطعی مختلف ہیں۔ جو مارشل لاء کے نفاذ سے قبل سیاسی جماعتوں کو درپیش تھے۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ملک ترقی کرے، مستحکم اور متحد ہو تو یہ ضروری ہے کہ جمہوری اقدار بحال کی جائیں اور ان تمام افراد کو جنہیں ان باتوں سے دلچسپی ہے انہیں اس مقصد کے حصول کے لئے مل کر کام کرنا چاہیئے نہ کہ اقتدار کی جدوجہد میں۔

صدر ایوب ۲۴ ستمبر کو واشنگٹن جائینگے

واشنگٹن ۲۴ر اگست۔ وائٹ ہاؤس سے کل اعلان کیا گیا کہ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں ۲۴ ستمبر کو صرف ایک دن کے لئے واشنگٹن آئیں گے۔ آپ کا دورہ واشنگٹن غیر رسمی ہوگا۔ صدر ایوب واشنگٹن آنے سے پہلے کینیڈا کا دورہ کریں گے۔ وائٹ ہاؤس کے اعلان میں مزید کہا گیا کہ صدر امریکہ مسٹر جان ایف کینیڈی صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کے دورے کے منتظر ہیں۔ دونوں راہنما باہمی مفاد کے معاملات پر بات چیت کریں گے۔ یاد رہے کہ صدر پاکستان نے جولائی ۱۹۶۱ء میں امریکہ کا سرکاری دورہ کیا تھا۔ آپ نے ۱۱ر جولائی سے ۱۳ر جولائی تک واشنگٹن میں قیام کیا تھا۔

فیل ہونے والے طلبہ کیلئے سپلیمنٹری امتحان کی درخواست

لاہور ۲۴ر اگست۔ مسٹر آفتاب احمد قریشی نائب صدر پاکستان یوتھ موومنٹ نے ایک بیان میں سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ پر زور دیا ہے کہ ایف اے اور ایف ایس سی کے فیل شدہ طلباء کو سپلیمنٹری امتحان دینے کی اجازت دی جائے۔ مسٹر آفتاب احمد قریشی نے کہا کہ اس سے قبل جن وجوہ کی بنا پر میٹرک کے فیل شدہ طلباء کو سپلیمنٹری امتحان دینے کی اجازت دی گئی تھی انہی وجوہ کی بنا پر ایف ایس سی کے طلباء بھی اس رعایت کے حقدار ہیں۔ جن مضامین میں طلباء کامیاب ہو چکے ہیں ان مضامین کے امتحان سے طلباء کو مستثنے قرار دیا جائے سپلیمنٹری امتحان دینے سے ہزاروں طلباء کا ایک سال بچ جائے گا۔ مسٹر آفتاب احمد قریشی نے مطالبہ کیا ہے کہ سپلیمنٹری امتحان دینے والوں کو کالجوں میں داخلہ کی اجازت دی جائے اور فنی کالجوں میں ان کے لئے نشستیں مخصوص کی جائیں۔ مسٹر قریشی نے صوبائی وزیر تعلیم محمودہ سلیم سے اپیل کی ہے کہ وہ ذاتی طور پر اس معاملہ میں دلچسپی لیں اور طلباء کو مطلوبہ اجازت دلائیں۔

سہروردی ہسپتال میں داخل ہوگئے

کراچی ۲۴ر اگست۔ مسٹر حسین شہید سہروردی کو طبی معائنہ کے لئے کل شام یہاں جناح سنٹرل ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ امید ہے کہ آپ تقریباً دو ہفتے ہسپتال میں رہیں گے۔ ہسپتال میں داخل ہونے سے قبل مشرقی پاکستان عوامی لیگ کے جنرل سیکرٹری شیخ مجیب الرحمٰن اور مسٹر تفضل حسین مانک میاں نے آپکے مکان پر آپ سے ملاقات کی۔

شاہ جیونا وقف املاک واپس دیدی گئیں

لاہور۔ ناظم اعلیٰ اوقاف مغربی پاکستان نے ایک حکم کے ذریعہ وقف دینی امور موضع شاہ جیونا ضلع جھنگ سے ملحقہ وقف املاک کا انتظام نگہداشت اور دیکھ بھال سابق متولیان میجر سید مبارک علی شاہ اور کرنل عابد حسین شاہ کی تحویل میں دوبارہ دے دیا ہے۔ ایک دوسرے حکم کے ذریعہ ادارہ خیر مذہبیہ اور اس سے ملحقہ وقف املاک واقع موضع شاہ جیونا ضلع جھنگ کا انتظام۔ نگہداشت اور دیکھ بھال سابق متولیان میجر سید مبارک علی شاہ اور کرنل سید عابد حسین کے سپرد کر دی گئی ہیں۔

میں نے حکومت کو کوئی یقین نہیں دلایا

کراچی ۲۴ر اگست۔ مسٹر حسین شہید سہروردی نے اس بات کی پر زور تردید کی ہے کہ ان کی نظر بندی سے رہائی مشروط تھی۔ آپ نے کل اخبارات کے نام ایک بیان میں کہا ہے کہ ایک مقامی انگریزی اخبار نے اپنی امروزہ اشاعت میں اپنے راولپنڈی کے نامہ نگار کے حوالہ سے ایک خبر شائع کی ہے۔ جس میں کہا گیا ہے کہ سرکاری ذرائع سے نامہ نگار کو معلوم ہوا ہے کہ مسٹر سہروردی کی رہائی مشروط تھی اور انہوں نے حکومت سے وعدہ کیا ہے کہ میں آئندہ تخریبی سرگرمیوں میں حصہ نہیں لوں گا۔

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ داخلہ پاٹری ٹریننگ کلاس } عرصہ ٹریننگ یک سالی از ۹/۶۲/۱ چار وظائف ہر یک مالیتی -/۲۰ روپے ماہوار برائے عام و چار وظائف برائے موروثی پیشہ وران ہر یک مالیتی -/۱۵ روپے ماہوار۔
شرائط: میٹرک۔ سائنس والوں کو ترجیح۔
درخواست ۶۲/۹/۲۱ تک بنام سپرنٹنڈنٹ گورنمنٹ سینٹرل پاٹری ایجنسی شاہدرہ۔ موروثی کمہار تصدیق تحصیلدار پیش کریں گے۔

۲۔ گورنمنٹ کمرشل ٹریننگ انسٹی ٹیوٹ جہلم } مجوزہ فارم میں درخواستیں ۶۲/۹/۲۵ تک سی کام (سرٹیفکیٹ ان کامرس) کلاس۔ انٹرویو ۶۲/۹/۲۷ تا ۱۳ کسی وقت۔ ہوسٹل موجود
مضامین شارٹ ہینڈ۔ بک کیپنگ۔ اکاؤنٹنسی۔ ٹائپ رائیٹنگ و دیگر کمرشل مضامین
شرط میٹرک۔ پراسپکٹس و فارم کے لئے ۱۳ پیسے کی ٹکٹیں ارسال کریں (پ۔ ٹ ۶۲/۹/۱۹)

۳۔ ایم اے پبلک ایڈمنسٹریشن } کلاسز ماسٹر آف آرٹس ڈگری پبلک ایڈمنسٹریشن صبح فل ٹائم سٹوڈنٹس کے لئے بعد دوپہر پارٹ ٹائم کے لئے۔ انٹرویو۔ امتحان داخلہ زبانی اور درخواست تحقیقات عامہ ۶۲/۹/۱۱ تا ۶۲/۹/۱۸
درخواستیں مجوزہ فارم میں ۶۲/۹/۱۰ تک بخدمت ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (پ۔ ٹ ۶۲/۹/۱۹)

(ناظر تعلیم)

مسلم لیگ کا کنونشن چار ستمبر کو کراچی میں ہوگا۔ چوہدری خلیق الزمان کا اعلان

کراچی ۲۴ر اگست۔ چوہدری خلیق الزمان نے کل یہاں کہا کہ کراچی میں چار ستمبر کو مسلم لیگ کا کنونشن بلایا جائے گا۔ کنونشن کا مقصد یہ ہے کہ نظریہ پاکستان پر یقین رکھنے والوں کی ایک وسیع بنیاد پر مسلم لیگ قائم کی جائے۔

آپ نے اخبارات کے نام ایک بیان میں کہا کہ ملک کی سیاسی صورت حال کا جائزہ لیتے ہوئے اور اس حقیقت کے مدنظر کہ نظریہ پاکستان پر یقین رکھنے والے افراد کی وسیع بنیاد پر مسلم لیگ قائم کرنے کی کوششیں اب تک بے ثمر ثابت ہوئی ہیں اور ملک کی ترقی اور تحفظ کی ضرورت کے پیش نظر ہم ہمخیال مسلم لیگیوں کے ایک گروپ (جن کے ناموں کا بعد میں اعلان کیا جائے گا) نے یہ فیصلہ کیا ہے کہ موجودہ سیاسی خلا خطرناک ہے اور یہ خلا زیادہ دیر تک قائم نہیں رہنا چاہیئے۔ لہٰذا میں اور دوسرے ممتاز مسلم لیگی لیڈروں نے زیادہ سے زیادہ امکانی تعداد میں ان اہم شخصیتوں کا جو مسلم لیگ کے نظریہ پر یقین رکھتے ہیں۔ کنونشن بلانے کا فیصلہ کیا ہے یہ کنونشن چار ستمبر کو کراچی میں منعقد ہوگا اور اس کا مقصد ملک میں وسیع بنیاد پر مسلم لیگ قائم کرنے اور اسے ملک کے موجودہ حالات کے مطابق ڈھالنا ہے۔ کنونشن کے انعقاد کے سلسلہ میں ضروری انتظامات کرنے اور دعوت نامے جاری کرنے کے لئے ایک استقبالیہ کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔

استقبالیہ کمیٹی کے چیئرمین نواب امیر محمد یامین خان نے بھی کل صبح بتایا کہ مسلم لیگ کے ضلعی اداروں کو ہدایات جاری کر دی گئی ہیں کہ کنونشن میں شمولیت کے لئے استقبالیہ کمیٹی کو مسلم لیگی لیڈروں کے نام ارسال کریں۔ استقبالیہ کمیٹی نے مدعو کئے جانے والے افراد کی فہرست تیار کرنی شروع کر دی ہے۔ آپ نے مزید بتایا کہ ان تمام افراد کو کنونشن میں شرکت کی دعوت دی جائے گی جو کسی نہ کسی وقت مسلم لیگ سے متعلق رہے ہیں۔

گمشدہ گھڑی کی تلاش

۲۲ر اگست کو مغرب سے قبل مسجد محمود سے غلہ منڈی جاتے ہوئے ایک گھڑی (راڈو سنہری ڈائل) گر گئی ہے
جن صاحب کو ملے وہ خاکسار کو پہنچا دیں۔ ان کی خدمت میں دس روپیہ انعام شکریہ کے ساتھ پیش کیا جائے گا۔

منیر الدین عبید اللہ (نزد مسجد محمود)
کوارٹر تحریک جدید ــــ ربوہ

قبر کے
عذاب سے بچو
کارڈ آنے پر
مفت
عبد اللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

مشرقی پاکستان میں زبردست سیلاب۔ بوگرہ میں پندرہ ہزار مکان مسمار ہو گئے

وسیع علاقے زیر آب۔ کھڑی فصلوں کو بھاری نقصان۔ کئی مقامات پر ریلوے لائن اور سڑکیں ٹوٹ گئیں

ڈھاکہ ۲۵ اگست۔ بوگرہ سے موصولہ خبروں میں بتایا گیا ہے کہ زبردست سیلاب کے باعث کم از کم پانچ سو خاندان بے گھر ہو گئے ہیں۔ اور تقریباً پندرہ ہزار مکان یا تو بالکل مسمار ہو گئے ہیں اور یا ٹوٹ پھوٹ گئے ہیں۔ ابھی تک کسی قسم کے جانی نقصان کی خبر نہیں ملی۔ بوگرہ کے ڈپٹی کمشنر نے حکومت مشرقی پاکستان سے کہا ہے کہ سیلاب سے محصور باشندوں کو محفوظ مقامات تک پہنچانے کے لئے فوجی عملہ بلایا جائے۔

صوبے کے تمام دریاؤں میں رجحان کی سطح ہی پہلے ہی خطرے کی سطح سے آگے بڑھ چکی ہے۔ پانی کی سطح میں تدریجاً اضافہ ہو رہا ہے برہم پتر کی سطح خطرے کے نشان سے ڈھائی فٹ اور جمنا کی سطح پونے چار فٹ زیادہ ہے۔ وزیر مادجہ مسٹر محمد علی کل بوگرہ کے سیلاب زدہ علاقہ کا دورہ کریں گے۔

موسلا دھار بارشوں کے نتیجہ میں دریاؤں میں طغیانی آجانے سے مشرقی پاکستان کے اضلاع میمن سنگھ اور رنگ پور میں کھڑی فصلوں اور املاک کو بھاری نقصان پہنچا ہے۔ کئی مقامات پر ریلوے لائنیں اور سڑکیں ٹوٹ گئی ہیں اور آمدورفت بند ہو گئی ہے۔ وسیع رقبہ اراضی زیر آب آنے کی خبر ملی ہے۔ دریاؤں کی سطح آب میں خطرناک اضافہ کے باعث ضلع رنگ پور کے کئی علاقوں کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ صدر سب ڈویژن کا بیشتر علاقہ زیر آب ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مقامی طور پر جو امدادی اقدامات کئے گئے ہیں۔ وہ ہنگامی صورت حال کا مقابلہ کرنے کے لئے ناکافی ہیں۔ بہادر آباد اور دیوان گنج کے درمیان ریلوے لائن کو جزوی طور پر نقصان پہنچا ہے بہادر آباد اور جگناتھ گنج کے درمیان ریلوے سروس معطل کر دی گئی ہے چار ماہتا نامی گاؤں میں بہت سے مکان منہدم ہو گئے ہیں۔

جامعہ نصرت کا انٹرمیڈیٹ امتحان کا نتیجہ

جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ سے امسال ۶۰ طالبات ثانوی تعلیمی بورڈ کے امتحان انٹرمیڈیٹ میں شامل ہوئی تھیں۔ ان میں سے خدا تعالےٰ کے فضل سے ۵۲ طالبات کامیاب ہوئیں۔ ایک طالبہ کمپارٹمنٹ میں آئی اور ایک طالبہ کا نتیجہ بعد میں آئے گا۔ نتیجہ ۶ء۸۶ فیصد رہا۔

مس قانتہ فردوس ۵۶۶ نمبر لیکر اور مس قانتہ شاہدہ ۵۶۵ نمبر لے کر اپنے کالج میں بالترتیب اوّل اور دوم آئیں۔ نتیجہ کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر	رولنمبر	نام	حاصل کردہ نمبر
۹۵۱۱	رفعت پروین	۵۲۰	۹۵۴۱	نجمہ ریحانہ	۳۹۰
۹۵۱۲	امۃ الواحد	۴۹۹	۹۵۴۲	امۃ الباسط	۴۱۳
۹۵۱۳	بشریٰ صدیقہ	۴۶۹	۹۵۴۳	بشریٰ خانم	۴۳۶
۹۵۱۴	امۃ الباسط رحمٰن	۴۶۰	۹۵۴۴	عذرا پروین	۴۳۰
۹۵۱۵	صادقہ	۴۸۰	۹۵۴۶	رضیہ بھٹی	۴۱۳
۹۵۱۶	امۃ الماجد	۴۵۹	۹۵۴۷	سعیدہ اختر	۴۶۷
۹۵۱۷	قدسیہ بشریٰ	۴۱۱	۹۵۴۸	بلقیس اختر	۴۳۶
۹۵۱۸	شمیم اختر	۴۶۰	۹۵۴۹	نجمہ اختر	۴۴۹
۹۵۱۹	امۃ القدیر	۴۸۴	۹۵۵۰	فرخندہ اختر	۴۷۳
۹۵۲۰	شمیم اختر	۴۳۴	۹۵۵۱	رضیہ سلطانہ	۴۰۷
۹۵۲۱	امۃ الرشید عابدہ	۴۷۸	۹۵۵۳	امۃ الباسط	۵۶۲
۹۵۲۲	امۃ المتین	۴۲۹	۹۵۵۶	ساجدہ روبینہ	۴۵۴
۹۵۲۳	طاہرہ نسیم	۴۱۹	۹۵۵۸	قانتہ اعظم	۵۴۴
۹۵۲۴	قانتہ فردوس	۵۶۶	۹۵۶۰	عزیزہ قریشی	۵۲۲
۹۵۲۵	امۃ المنصیر شوکت	۴۸۷	۹۵۶۲	مجیدہ بیگم	انگلش کمپارٹمنٹ
۹۵۲۶	بشریٰ بیگم	۳۹۷	۹۵۶۳	طاہرہ صدیقہ	۴۳۶
۹۵۲۸	امۃ النسیم اختر	۵۰۰	۹۵۶۴	امۃ الرحمٰن	۴۲۳
۹۵۲۹	صالحہ	۵۰۰	۹۵۶۵	زاہدہ خاتون	۴۱۲
۹۵۳۰	مبشرہ طاہرہ	۴۷۰	۹۵۶۶	شمس النساء	۵۰۶
۹۵۳۱	شوکت آرا	۴۵۵	۹۵۶۷	امۃ النصیر باجوہ	۴۷۴
۹۵۳۲	کوثر شاہین	۵۱۲	۹۵۶۹	قمر النساء	۵۲۱
۹۵۳۳	امۃ الرشید	۴۹۰	۹۵۷۰	قانتہ شاہدہ	۵۶۵
۹۵۳۴	امۃ الرفیق	۵۰۴	۹۵۷۱	امۃ الباسط	۵۱۱
۹۵۳۵	ذکیہ بیگم	۴۱۸	۹۵۷۲	صدیقہ بشریٰ	۴۸۸
۹۵۳۷	بشریٰ بی بی	۳۹۲	۹۵۷۳	منصورہ بیگم	۴۳۸
۹۵۳۹	امۃ الوہاب	۳۷۳	۹۵۷۴	فہمیدہ	۴۴۱
۹۵۴۰	ارشاد بیگم	۴۶۷	۲۲۳	ناصرہ بتول	(نتیجہ بعد میں)

پاکستان ویسٹرن ریلوے — لاہور ڈویژن

ٹنڈر نوٹس

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے برائے سال ۶۳-۱۹۶۲ء پرسنٹیج ریٹ ترمیم شدہ شیڈول کی بنیاد پر سربمہر ٹنڈر مطلوب ہیں جو کہ زیر دستخطی ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء تک دن کے ساڑھے بارہ بجے تک مجوزہ فارموں پر وصول کریں گے۔ ٹنڈر فارم ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء تک دن کے ساڑھے گیارہ بجے تک ان کے دفتر سے بادائیگی -/۱ روپیہ مل سکتے ہیں۔ ٹنڈر اسی روز ساڑھے بارہ بجے عوام کے سامنے کھولے جائیں گے۔

نمبر شمار	تفصیلات کام	تخمیناً مقدار	رقم بیعانہ جو ڈویژنل پے ماسٹر پی ڈبلیو ریلوے لاہور وصول کریگا
	درجہ دوئم اینٹیں بموجب ریلوے سپیسی فیکیشن مندرجہ ذیل حلقوں کے لئے مہیا کرنا۔		
	(۱) سب ڈویژن ملک وزیر آباد		
	(۱) آئی۔ او ڈبلیو سیالکوٹ۔ سیالکوٹ میں مہیا کرنی ہیں	۵ لاکھ	-/۵۰۰ روپے
	(۱۱) آئی۔ او۔ ڈبلیو وزیر آباد۔ گجرات میں مہیا کرنی ہیں	۵ لاکھ	-/۵۰۰ "
	(۲) سب ڈویژن ملک لائلپور		
	اے۔ آئی۔ او۔ ڈبلیو شکھیکی۔ شکھیکی میں مہیا کرنی ہیں	۴ لاکھ	-/۴۰۰ "

۲۔ صرف منظور شدہ ٹھیکیداران ہی ٹنڈر دے سکتے ہیں ٹھیکیداران جن کے نام اس ڈویژن کے منظور شدہ ٹھیکیداران کی لسٹ پر نہیں ہیں وہ اپنا نام ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء سے پہلے رجسٹر کروالیں۔

۳۔ مفصل شرائط و ترمیم شدہ شیڈول آف ریٹس زیر دستخطی کے دفتر میں کسی بھی یوم کار میں دیکھے جا سکتے ہیں۔ ریلوے انتظامیہ اس بات کی پابند نہیں ہے کہ وہ سب سے کم یا کوئی ٹنڈر منظور کرے۔ ٹھیکیداران کے اپنے مفاد میں ہے کہ وہ زر بیعانہ ڈویژنل پے ماسٹر پی۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور کے پاس ۳ ستمبر ۱۹۶۲ء سے پہلے جمع کرا دیں۔ ٹھیکیداران پرسنٹیج ریٹ لفظوں اور فگرز میں دیں۔ ریٹ جن میں کٹینگ ہوں گے۔ قابل نامنظوری ہوں گے

۴۔ اینٹیں بہترین کوالٹی کی ہونی چاہئیں جو کہ ریلوے سپیسی فیکیشن کے درجہ دوئم کی ہوں

ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ
پی۔ ڈبلیو۔ آر۔ لاہور

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

لیڈر (بقیہ صفحہ ۲)

مردہ ملتوں میں نام و نشان نہیں ہے اور معجزہ تو اسلام کی پہلی اینٹ ہے اور غیب پر ایمان لانا سب سے اوّل ضروری ہے۔ اصل بات یہ ہے کہ اس قسم کے خیالات دہریت کا نتیجہ ہیں جو خطرناک طور پر پھیلتی جاتی ہے۔ سید احمد نے وحی کی حقیقت خود بھی نہیں سمجھی۔ دل سے پھوٹنے والی وحی شاعروں کی مضمون آفرینی سے بڑھ کر کچھ وقعت نہیں رکھتی۔ افسوس ہے کہ مولوی صاحب نے روپیہ صرف کیا۔ اور کوشش کی مگر نتیجہ یہ نکلا۔ مولوی صاحب اسکو ضرور خط لکھدیں اور اسے بتائیں کہ معجزات اور مکالمات

اور پیش گوئیاں ہی ہیں جنہوں نے اسلام کو زندہ مذہب قرار دیا ہے۔" (روحانی خزائن جلد دوم صفحہ ۳۹۴)

اس طرح آج صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہ کی روشنی میں الحاد اور عیسائیت کا مقابلہ کر سکتی ہے +